www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر

عبد الرشید عراقی

شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ رحمانی مُحدّث مبارکپوری

ع آسمان تری لحد پہ شبنم فشانی کرے

۷ جنوری ۱۹۹۴ء تقریباً ۱۱ بجے صبح حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب شیخ الحدیث "جامعہ لاہور الاسلامیہ" (المعروف جامعہ رحمانیہ) نے یہ اندوہناک خبر دی کہ مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری وفات پاگئے ہیں اور انہوں نے اپنی مسجد میں غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اچانک یہ خبر سن کر نہایت صدمہ ہوا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ یہ صدمہ صرف مرحوم کے اَخلاف اور پسماندگان کے لئے نہیں بلکہ پاک و ہند میں جماعت اہل حدیث کا مشترکہ صدمہ ہے۔ مرحوم ایک بڑی عظیم علمی شخصیت کے مالک تھے اور مرعاۃ المفاتیح کی تالیف سے انہیں ایک بڑا امتیاز حاصل ہو چکا ہے۔ میرا ان سے پہلا تعارف دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں ہوا جب راقم الحروف دارالحدیث رحمانیہ کا مدرّس بن کر وہاں پہنچا۔ راقم الحروف نے وہاں درس نظامی کے مؤلفین پر مقالہ تیار کیا جو مقررات درس نظامی کے تعارف پر محیط تھا' جبکہ شیخ الحدیث اس سال سیرتُ البخاری کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری کر رہے تھے جس میں بندہ بھی شریک ہوگیا اور شارحینِ بخاری کی وفیات تلاش کرنے میں ان کا معاون ہوگیا یہ کام گو مکمل نہ ہوسکا تاہم ایسے بہت سے وفیات کا دوسرے ایڈیشن میں اضافہ ہوا جو پہلے ایڈیشن میں شامل نہیں تھا۔

دارالحدیث رحمانیہ دہلی کی بنیاد غالباً ۱۹۲۱ء کو رکھی گئی اس کے بانی شیخ عطاء الرحمٰن کے بڑے بھائی شیخ عبدالرحمٰن تھے' علاوہ ازیں ہندوستان اور پنجاب کے علماء بھی شریک تھے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی تو اپنی تمام کتب اور طلبہ پنجاب سے لے گئے تھے اور بالفعل اس کے افتتاح میں شریک ہوئے تھے۔ دار الحدیث نے جو فضلاء پیدا کئے انہوں نے تصنیف و تالیف اور تدریس و تبلیغ میں جو کردار ادا کیا وہ اہل علم کے سامنے ہے۔ مولانا شیخ الحدیث مرحوم' دار الحدیث رحمانیہ کی جانب سے تحفۃ الاحوذی کی معاونت کے لئے بھیجے گئے تھے' ان کے جملہ اخراجات دار الحدیث کے مہتمم ادا کرتے رہے' اس طرح یہ علمی منصوبہ پروان چڑھا۔ تحفۃ الاحوذی کی معاونت میں مولانا محمد کنگن پوری اور حضرت الاستاذ مولانا محمد عبداللہ آف کھپیانوالا (ضلع فیروز پور) بھی شریک رہے جنہوں نے مؤلف کو ضروری کتب مہیا کیں اور ایک صد کتاب کی پیشگی قیمت جمع کروادی تھی۔ الغرض اگر قصبہ مبارکپور نے مصنف پیدا کئے ہیں تو پنجاب کے اہل حدیث علماء نے ان سے تعاون کیا ہے اور تحفۃ الاحوذی اور مرعاۃ المفاتیح جیسے موسوعات کی تالیف کا باعث اور محرک ثابت ہوئے ہیں اسی دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے مجلّہ "مُحدّث" نکلتا تھا' جس میں شیخ الحدیث کے فتاویٰ شائع ہوتے اور یہ فتاویٰ ہی دراصل اس رسالہ کی جان ہوتے۔ پنجاب سے ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" میں حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی کے فتاویٰ تو ان کے تلمیذ ارشد مولانا محمد صدیق آف سرگودھا نے شائع کر دیئے ہیں اسی طرز پر اب "محدث" میں شیخ الحدیث مبارکپوری کے شائع ہونے والے فتاویٰ بھی الگ طور پر شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ان کا کوئی تلمیذِ ارشد اس کام کو سرانجام دے گا۔

مولانا شیخ الحدیث مرحوم نے تفسیر بیضاوی کا درس حافظ محمد صاحب گوندلوی مرحوم سے لیا تھا کیونکہ حافظ صاحب مرحوم ایک سال کے لئے دار الحدیث میں تدریس کے لئے چلے گئے تھے۔ بہرحال بہت سے جزوی واقعات دار الحدیث کے متعلق محفوظ ہیں جو کسی دوسری مجلس میں رقم ہوں گے۔ ان شاء اللہ.. آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اخلاف اور اہل خاندان کو صبر کی توفیق عطاء فرمائے۔ پوری جماعت اہل حدیث (پاک و ہند) ان کے غم میں برابر کی شریک ہے کسی نے سچ کہا ہے۔ ع

"ما كان قيس هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان قوم تهدما

محمد عبدہ الفلاح (مجلسِ تحقیقِ اسلامی۔ لاہور)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ